سید عارف نوشاہی

محمد ہاشم ایمن آبادی اور ان کی تصانیف

کتاب خانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی اس اعتبار سے پاکستان کا ایک اہم کتب خانہ ہے کہ یہاں مخطوطات کا ایک معتد بہ ذخیرہ موجود ہے[1] اور ان مخطوطات کی فہرست بھی بتدریج شائع ہو رہی ہے[2]۔ جو دانشور اور مصنفین پاکستان کی سیاسی، علمی، مذہبی اور روحانی تاریخ مرتب کر رہے ہیں ہمارے خیال میں اُن کا کام ادھورا رہے گا اگر وہ مرکز تحقیقات میں فارسی میں جمع شدہ مسودات اور مخطوطات سے اعتنا اور استفادہ نہیں کرتے۔ اس کتب خانے میں مشہور مصنفین کی گم نام تصانیف اور گم نام لوگوں کی اہم کتب موجود ہیں۔ چنانچہ آج ہم مرکزِ مذکور کے مخزنِ مخطوطات سے پنجاب کے ایک ایسے ہی گم نام مصنف کی تصانیف کا تعارف پیش کر رہے ہیں۔

تعارفِ مخطوطہ

کتب خانے کا مخطوطہ نمبر ۴۷۵۴ تین کتابوں کا مجموعہ ہے جو ایک ہی کاتب اور قلم سے لکھا ہوا ہے۔

۱۔ صلوٰۃِ ہاشمی (عربی)۔ صفحہ ۲ تا ۲۸

۲۔ خصائلِ ابرار (فارسی مثنوی)۔ صفحہ ۳۰ تا ۲۲۴۔ (ہم زیرِ نظر مضمون میں اس کے اپنے مستقل صفحات کے نمبروں کا حوالہ دیں گے، مجموعے کے صفحات کا نہیں)

۳۔ صلوٰۃ ہاشمی، مکرر۔ (عربی) صفحہ ۲۲۶ - ۲۳۲

---

[1] مرکز تحقیقاتِ فارسی ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا۔ اس کے کتب خانے میں ۸۱۰۲ مجلد مخطوطات ہیں۔ مرکز کی دیگر علمی و اشاعتی سرگرمیوں کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: "نخستین کارنامہ" از سید مہدی غروی۔ نشریہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان ۱۹۷۹

[2] پہلی دفعہ "فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ گنج بخش" محمد حسین تسبیحی نے مرتب کی، جس کی تین جلدیں علی الترتیب ۱۹۷۱، ۱۹۷۲ اور ۱۹۷۳ء میں بترتیب حروفِ تہجی شائع ہوئیں۔ ان تین مجلدات میں ۱ تا ۱۰۰۰ شماروں کے مخطوطات کا تعارف ہے۔ دوسری دفعہ احمد منزوی نے موضوعی ترتیب سے "فہرست نسخہ ہائے خطی کتاب خانہ گنج بخش" مرتب کی۔ اس کی دو جلدیں ۱۹۷۹ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ بقیہ فہرست زیرِ طبع ہے۔

اس مجموعہ کتب کی بیرونی تقطیع ۲۱ x ۱۱ سنٹی میٹر اور اندرونی تقطیع ۱۷ x ۶ سنٹی میٹر ہے۔ عربی اور فارسی دونوں متون بخطِ نستعلیق ہیں۔ البتہ فارسی متن (خصائلِ ابرار) بعض جگہوں پہ شکستہ مائل بھی ہو جاتا ہے۔ خصایل ابرار کے اختتام پہ تاریخِ کتابت ۱۳ رمضان ۱۲۳۶ھ موجود ہے۔ ہر صفحے کی ۱۹ سطور ہیں۔ مثنوی کے صفحہ ۲ پہ ایک مہر "گل محمد قادری ۱۱۸۱ھ" اور صفحہ ۱۰۲ پہ دوسری مہر "دارد امید شفاعت محمد خالو ۱۱۲۲" ثبت ہے۔

احوالِ مصنف

مذکورہ مجموعہ کتب کے مصنف کا نام محمد ہاشم اور ان کی سکونت ایمن آباد[۵۳]، مثنوی "خصایل ابرار" سے ثابت ہے۔ جہاں وہ کہتے ہیں:

خاکِ اقدام جملہ عالم ۔۔۔ بلک ازاں کم محمد ہاشم
ساکنِ قصبہ نکو بنیاد ۔۔۔ حاوی علم وفضل، امن آباد
از مضافاتِ صوبہ لاہور ۔۔۔ صانہا اللہ عن الجفا والجور[۵۴]

۱۱۳۵ھ میں وہ بقیدِ حیات تھے۔ اس سال میں انھوں نے "خصایل ابرار" منظوم کی تھی۔

محمد ہاشم کے بارے میں مزید بدیہی معلومات کسی خارجی ماخذ سے (بھی ہمیں) دستیاب نہیں ہیں۔ تاہم زیرِ بحث نگارشات وتصانیف کی روشنی میں ان کی شخصیت کے بعض معنوی پہلو متعین کیے جاسکتے ہیں، مثلاً:

۱۔ وہ عربی زبان پہ اچھی دسترس رکھتے تھے۔ بطور حوالہ ان کی عربی تصنیف "صلوٰۃِ ہاشمی" کا نام لیا جاسکتا ہے۔ نیز ان کی فارسی مثنوی "خصایل ابرار" عربی سے براہِ راست مترجم ہے، جو ان کی عربی پہ گرفت اور ترجمہ کرنے کی اہلیت کو ثابت کرتی ہے۔

۲۔ وہ فارسی کے بھی پختہ شاعر تھے۔ "خصایلِ ابرار" سے نعت النبیؐ کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

بعد حمد خدا است نعتِ رسول ۔۔۔ کز طفیلش شود جہاں مقبول
اشرفِ خلق و سرورِ کونین ۔۔۔ عینِ انسان و ہم بانساں عین

---

[۵۳] پنجاب میں ضلع گوجرانوالہ کا ایک قدیم قصبہ ۔ [۵۴] خصایل ابرار، ص ۱۰

غلت غائی جہاں ذاتش — خلق ناجی ز فیض برکاتش
دل کہ چوں غنچہ در نقاب عدم — بود در مہار وصل حق خورّم
چوں گرفت از وجود آرایش — شد پریشاں چو گل ورق ہایش
بود آشفتہ سر ز ہجرت یار — کردہ جانش فراق یار افکار
گشت از نور طلعتش روشن — مہ و خورشید باکسافت تن
بود بے سایہ، سایہ از حق داشت — اندراں سایہ خوش علم افراشت
چوں خدایش بخواند سایۂ خویش — سایہ بے سایہ باشد اے حق کیش
باد زلفش بشش جہات نسیم — داد چوں ہفت نجم را تقویم
حق تنش را ز نور خویش سرشت — از عذارش گلیست ہشت بہشت[۵]

۳۔ محمد ہاشم کی مجلسی زندگی کے بارے میں ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے علم دوست لوگوں کے ساتھ تعلقات استوار تھے اور اس حلقے میں ان کی علمی شخصیت قابلِ احترام تھی۔ جیسا کہ ایک جماعت کا ان کے پاس آنا اور ایک عربی کتاب کو ان کے لیئے فارسی میں ترجمہ کرنے کی درخواست سے معلوم ہوتا ہے، (تفصیل مثنوی "خصایل ابرار" کے تعارف میں آئے گی)

۴۔ محمد ہاشم کے مذہبی رجحانات اور اعتقادات کے بارے میں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ سنّی العقیدہ تھے۔ خصایلِ ابرار میں سنی اکابر کی تعریفات و حکایات موجود ہیں۔ اس کے مقدمات میں مترجم کے جو اپنے اشعار ہیں اور ان کا اصل عربی کتاب سے جس کا خصایلِ ابرار ترجمہ ہے، کوئی تعلق نہیں، وہ بھی محمد ہاشم کے سُنّی ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ تاہم وہ معتدل اور غیر متعصب شخص تھے۔ خلفائے راشدین اور ائمہ اربعہ کے ساتھ ساتھ وہ اہلِ بیت اور ائمہ اثنیٰ عشریہ کی بھی بہت تعریف کرتے ہیں۔ مثلاً:

چار یار رسول محرم راز — ہر کہ ایں خلیفہ دمساز
پیروی شان ہر آنکہ شد رہ یافت — گشت گمرہ کہ رو از ایشاں تافت

---

۵ خصایل ابرار، ص ۴ تا ۶۔ منتخب اشعار

صد ہزاراں درود و نیز سلام　　　از حق و از جمیع خلق دوام[۵۶]

آگے لکھتے ہیں

یا الٰہی بحرمتِ پاکاں　　　شاد کن اندرونِ غمناکاں
بحق احمد آن رسولِ خدا　　　کہ شدہ تابع رضاش قضا
بادگر چار جملہ پنج تن اند　　　پاک ادراک و پاک پیرہن اند
بخدیجہ رفیق پاک رسول　　　دیگر ازواج ہم بنات قبول
ہم بآلِ بتول پاک نژاد　　　کہ دگرش شان زمانہ نزاد
بدہ و دو امام پاک ایجاد　　　کہ از آنہا شود بحشر امداد
ہم بپاکی چار دہ معصوم　　　کہ از آنہا است کار دیں منظوم
ہم با اہل اجتہاد چار امام　　　کہ از آنہا جہاں گرفت آرام[۵۷]

۵۔ مصنف کی روحانی وابستگی یا میلان غالباً سلسلۂ چشتیہ کی طرف تھا۔ مشائخ چشت پر ان کا مدحیہ شعر:

خواجگان شریف ساکن چشت　　　کہ بود حبّ شان کلید بہشت[۵۸]

اور ان مشائخ کے حالات پر مصنف کی مستقل کتاب "طریقِ اخیار" ہمیں اسی قیاس کی طرف لے جاتی ہے۔

آثارِ مصنف

فی الوقت محمد ہاشم کی مندرجہ ذیل تصانیف معلوم و مکشوف ہیں۔

۱۔ صلوٰۃِ ہاشمی (عربی): اس کے متن یا زیرِ نظر مخطوطے کے ترقیمے میں کہیں بھی مصنف کا نام بتصریح نہیں آیا، لیکن دو وجوہ کی بنا پر ہم اُسے محمد ہاشم کی تصنیف قرار دے رہے ہیں۔ اوّلاً اس کے نام کی ترکیب "صلوٰۃِ ہاشمی" میں اضافت "ہاشمی"، محمد ہاشم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ثانیاً اس کا محمد ہاشم کی دوسری تالیف "خصایلِ ابرار" کے ساتھ ہونا اور دونوں متون کے یک ساں خط کا قرینہ بھی ہمارے گمان کی تائید کرتا ہے۔

۵۶۔ خصایل ابرار، ص ۷۶　　۵۷۔ ایضاً، ص ۷　　۵۸۔ ایضاً، ص ۱۱

زیرِ نظر مخطوطے میں "صلوٰۃِ ہاشمی" نام سے دو درود موجود ہیں :

اوّل (ص ۲ - ۲۸) : مخطوطے کے آخر میں کتاب کا نام یوں آیا ہے

" تمت بفضلہ وکرمہ صلوۃ للآخر المسمی بالہاشمی"[۹]

ابتدا : ہمارے نسخے کا پہلا ورق ایک طرف سے پھٹا ہوا ہے۔ ناقص طور پر جو عبارت پڑھی جاتی ہے وہ یوں ہے :

الحمد للہ رب العالمین الرحیم مالک ـــ نعبد وایاک نستعین الصلوٰۃ والسلام علی ـــ رسول اللہ وجمیع مخلوقاتہ بعدد ـــ من الازل الی الابد فی کل لمحۃ ولحظۃ بکمال[۱۰]

دوم (ص ۲۲۶ - ۲۳۲) : اس کے پہلے صفحہ (۲۲۵) پر بھی سیاہ روشنائی سے "صلوٰۃ الہاشمی" لکھا ہوا ہے۔ اور یہ ناقص الآخر ہے۔

ابتدا : اللھم صل وسلم علی سید نا محمد والہ بعدد کل ذرۃ تہ مائۃ الف الف مرۃ الذی تلت فی شانہ ماضل صاحبکم وماغوی واعطنی بحرمۃ کمال محبت خلوص ذاتک وکمال شوق قلبی۔[۱۱]

اس درود میں "بحرمۃ کمال محبت خلوص ذاتک وکمال شوق قلبی" کی بکثرت تکرار موجود ہے۔

۲۔ طریقِ اخیار : مشائخ چشت کے حالات پر مبنی یہ کتاب بذاتہ ہمیں دستیاب نہیں ہے بلکہ اس کا ذکر "خصایلِ ابرار" کے مقدمے میں ہوا ہے۔ جب ایک جماعت محمد ہاشم کے پاس "خصایلِ ابرار" کی تالیف کی درخواست لے کر آئی تو انھوں نے اس کام سے معذوری ظاہر کی، کیونکہ اس وقت وہ "طریقِ اخیار" کی تصنیف میں مشغول تھے :

بود تحریر نسخہ بمیاں	مشعر حال پاک اہل جناں
خواجگانِ شریف ساکن چشت	کہ بود حُبّ شان کلید بہشت
عُذر کردم کہ کلک عجز ارقام	ہست اندر سواد حال کرام
چوں شود خامہ را فراغ ازاں	بر نگارم کہ امر شد نہ انواں

۹ے صفحہ مجموعہ مخطوطہ ۲۸

۱۰ے صلوٰۃِ ہاشمی، ص ۲

۱۱ے صلوٰۃ ہاشمی صفحہ مجموعہ ۲۲۶

شدچو اتمام نسخہ اخبار که مسمی شده " طریقِ اخیار "[۱۲]

بعید نہیں کہ " طریقِ اخیار" تاریخی نام ہو۔ اس مادے سے ۱۱۳۱ برآمد ہوتا ہے اور یہ " خصایلِ ابرار" کی تاریخ تصنیف ۱۱۳۵ھ سے قریب تر بھی ہے۔

۳۔ خصایلِ ابرار (ص ۳۰ - ۲۲۴ در مجموعہ) : ہمارے مضمون کا اصل محور یہی فارسی مثنوی ہے۔ کتاب کا نام تاریخی ہے اور اس کے مطابق یہ ۱۱۳۵ھ میں تالیف (ترجمہ) ہوئی :

گشت نامش خصایل ابرار سال تصنیف ہم زنام برآر[۱۳]

اس مثنوی میں اشعار کی مجموعی تعداد تقریباً تین ہزار پانچ سو باون (۳۵۵۲) ہے۔

خصایلِ ابرار کا سببِ تالیف (ترجمہ) یوں ہے کہ صلحا کی حکایات پر مبنی ایک عربی کتاب تھی جس سے عجمی لوگ کماحقہٗ استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ فارسی خوان لوگوں کا ایک وفد محمد ہاشم کے پاس آیا اور اس عربی کتاب کے فارسی ترجمے کی درخواست کی۔ لیکن مصنف ان دنوں سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کا تذکرہ " طریقِ اخیار" لکھ رہے تھے لہٰذا اس وفد سے معذرت چاہی۔ لیکن جب "طریقِ اخیار" کی تالیف سے فراغت پائی تو دوستوں کی خواہش کی تکمیل کی اور اس عربی کتاب کا "خصایلِ ابرار" کی صورت میں منظوم فارسی ترجمہ کیا :

بود تازی زباں کتابی نغز پیش اہلِ نظر سراپا مغز
مشتمل بر حکایتِ صلحاء حاوی حال اکثر عرفا
اصدقا را بصدق خواہش ازو اشقیا را تمام کاہش ازو
لیک چوں بود در زبان عرب عجمی دور ماندی از مطلب
آن جماعت کہ پارسی خواں بُود ہمہ بر ترجمانش خواہاں بُود
جمع گشتند بہ نزد ایں احقر بر سیدند دوستاں یکسر
التجایم بہ ترجماں کردند پارسی نظم ازاں زباں کردند
بود تحریر نسخہ بمیاں مشعر حال پاک اہل جناں

۱۲ھ خصایل ابرار، ص ۱۰، ۱۱

۱۳ھ ایضاً، ص ۱۱ - یہ شعر حاشیے پر درج ہے۔

شد چو اتمام نسخۂ اخبار ۔ کہ مسمی شدہ "طریق اخیار"
باز تکلیف در میان آمد زاں محبانِ اہل دین و خرد
لاجرم زاں زباں بوجہ صواب ترجمہ کردم از پے احباب
تا ازاں نفع بر تمام رسد فیض آں نظم با عوام رسد
منتفع زو شوند جملہ شتاب چہ بزرگ و چہ خرد و چہ شیخ و چہ شاب
گشت نامش "خصایل ابرار" سال تصنیف ہم زنام برار[14]

محمد ہاشم نے اسے سترہ ابواب میں تقسیم کیا:

گشت جملہ کتاب ہفدہ باب فارسی نظم ازاں کتاب شتاب[15]

ان ابواب کی ترتیب و تفصیل اس طرح ہے:

۱۔ در طلب روزی حلال کہ ہمین رکن خدا پرستی و ہمین وظیفہ حق شناسی و دینداری است[16] اس باب میں آٹھ حکایات ہیں۔

۲۔ ریاضت نفس کافرکیش و رہزن مردان خدا اندیش[17] اس باب میں بھی آٹھ حکایات ہیں۔

۳۔ طاعت و عبادت معبود حقیقی و رازق تحقیقی[18] یہ باب دس حکایتوں پر مشتمل ہے۔

۴۔ خوفِ خدا[19]۔ نو حکایات پر مشتمل ہے۔

۵۔ فوائد حفظِ زبان از فضولات[20] اس باب میں کل نو حکائتیں ہیں۔

۶۔ ذکر تائبان و قبول شدن توبہ آنہا[21] آٹھ حکایات پر مبنی ہے۔

۷۔ ذکر کرامت اولیاء اللہ تعالیٰ[22] اس باب میں سات حکایات ہیں۔

۸۔ سرعت اجابت دعا ہای صالحان[23] چودہ حکایات پر مشتمل ہے۔

۹۔ نیت صالحان و زہد و فراست ایشان[24] اس باب میں پانچ حکائتیں ہیں۔

---

[14] خصایل ابرار، ص ۱۰-۱۱ [15] ایضاً، ص ۱۱ [16] ایضاً، ص ۱۲
[17] ایضاً، ص ۲۲ [18] ایضاً، ص ۳۰ [19] ایضاً، ص ۳۷ [20] ایضاً، ص ۵۰
[21] ایضاً، ص ۵۹ [22] ایضاً، ص ۸۳ [23] ایضاً، ص ۹۱ [24] ایضاً، ص ۱۰۶

۱۰۔ توکل[۲۵]۔ یہ باب آٹھ حکائتوں پر مبنی ہے۔

۱۱۔ سخاوت کہ برات نجات است از عذاب . . . و مخاطب است بحبیب الرحمان[۲۶]۔ آٹھ حکایات

۱۲۔ زہدِ امرا کہ درحقیقت پادشاہانِ دین و صدر نشینانِ چار بالش صدق و یقین اند[۲۷]۔ اس باب میں نو حکائتیں ہیں۔

۱۳۔ (زہدِ نسواں)، ذکرِ ہودج نشینانِ عصمت و دین داری و پردگیانِ عفت و بزرگواری[۲۸]۔ نو حکایات ہیں، منقسم ہے۔

۱۴۔ طاعات صبیان[۲۹]۔ یہ باب سات حکایات پر مشتمل ہے۔

۱۵۔ زہد عبید (غلامان) و کنیزان زاہد[۳۰]۔ یہ باب بھی سات حکایات پر مبنی ہے۔

۱۶۔ ذکر احوال ضعفا و فقرای باب اللہ[۳۱]۔ اس باب میں سب سے زیادہ یعنی سترہ حکایات ہیں۔

۱۷۔ سرگزشت مضطرین کہ بجناب حق تعالیٰ دعائے آنہا مقبول گشتہ[۳۲]۔ اس باب میں سب سے کم یعنی دو حکائتیں ہیں۔

ابتدائے مثنوی: افتتاح کلام و عظ انجام — کہ زکلکم گرفتہ رنگ نظام
می سزد نام پاک خاص خدا — کہ بحکمش بود سما بہ پا[۳۳]

اختتام مثنوی: شکر اللہ کہ ختم گشت کتاب — کہ شدہ نظم از پے احباب
آنچہ موعود بود گشت تمام — از کرم ہای واجب الاکرام[۳۴]

خصایل ابرار کا ترقیمہ یوں ہے

"تمت نقلہ بفضل اللہ و کرمہ یوم الثلثا فی تاریخ ثلثہ و عشر من رمضان المبارک ۱۱۳۶ ہجری مقدسہ فی قصبہ خیر البلاد امن آباد حفظہا اللہ تعالیٰ من شر الزمان والفساد بحرمۃ الرسول والاحفاد"[۳۵]

۲۵۔ خصایلِ ابرار، ص ۱۱۰ ۲۶۔ ایضاً، ص ۱۱۹ ۲۷۔ ایضاً، ص ۱۳۰

۲۸۔ ایضاً، ص ۱۴۱ ۲۹۔ ایضاً، ص ۱۵۲ ۳۰۔ ایضاً، ص ۱۶۵ ۳۱۔ ایضاً، ص ۱۶۹

۳۲۔ ایضاً، ص ۱۹۷ ۳۳۔ ایضاً، ص ۲ ۳۴۔ ایضاً، ص ۲۰۰ ۳۵۔ ایضاً، ص ۲۰۰

گویا زیر نظر مخطوطہ دو لحاظ سے اہم ہے - اوّلاً یہ سال تصنیف (ترجمہ) سے صرف ایک سال بعد کتابت ہوا - ثانیاً اس کا مقامِ کتابت "ایمن آباد" ہے جہاں ہمارا مصنف مقیم تھا - عین ممکن ہے یہ نسخہ مصنف کا خود نوشت ہو - اس امکان کی تائید اُن اضافات اور تصحیحات سے بھی ہوتی ہے جو حواشی پر یا بین السطور موجود ہیں -

اصل متن کا سراغ

ہمیں حیرت ہے کہ محمد ہاشم نے بڑے اہتمام سے ایک عربی کتاب کا ترجمہ تو کیا مگر اس کا نام نہیں بتایا - تاہم جب ہم نے مترجم کے دیے گئے اشارے "مشتمل بر حکایت صلحا" کی روشنی میں اصل متن کی جستجو کی تو پتا چلا یہ "حکایات الصالحین" نامی کتاب کا ترجمہ ہے - جس کا مصنف معلوم نہیں اور وہ بیس ابواب پر مشتمل ہے - ہر باب میں سات سے دس تک حکایات درج ہیں - حکایات الصالحین کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے -

"الحمد للہ الذی فضل اولیا علی کافتہ الناس ... اما بعد فھذا کتاب یقال لہ حکایات الصالحین الذین یکون ذکرھم

اور اس کے بیس ابواب کی موضوعی فہرست یوں ہے :

۱- فی استبراھم القوت الحلال واجتنابھم من الشبھات - ۲- فی ریاضتہ النفس - ۳- فی المجاھدہ - ۴- فی خشیتہ اللہ والبکاء - ۵- فی حفظ اللسان و ترک الاذی - ۶- فی التائبین و سبب توبتھم - ۷- فی کرامتہ الاولیا - ۸- فی دعاء الصالحین و سرعتہ اجابتہ - ۹- فی صدق بنات الصالحین - ۱۰- فی التوکل علی اللہ - ۱۱- فی ذکر سخاوۃ الاولیاء - ۱۲- فی ذکر زہد الامراء - ۱۳- فی حکایات زہد النساء - ۱۴- فی ذکر طاعتہ الفتیان - ۱۵- فی ورع العبید - ۱۶- فی حکایتہ الفقراء والضعفاء - ۱۷- فی حکایتہ المضطرین - ۱۸- فی وفات الاولیاء - ۱۹- فی رؤیاء الصالحین بعد وفاتھم - ۲۰- حکایات المتفرقہ [۳۶]

---

[۳۶] A. MINGANA : CATALOGUE OF THE ARABIC MANUSCRIPTS IN THE JOHN RYLANDS LIBRARY, MANCHESTER, (1934), PAGE: 826-27.

اس فہرست کے پیشِ نظر معلوم ہوتا ہے کہ محمد ہاشم نے "خصایلِ ابرار" میں اصل متن کے آخری تین ابواب کو "شتاب" میں شاملِ ترجمہ نہیں کیا۔ ممکن ہے ان کے پیشِ نظر جو عربی نسخہ تھا وہ نامکمل ہو۔

حکایات الصالحین کے دیگر فارسی تراجم

"خصایلِ ابرار" حکایات الصالحین کا پہلا فارسی ترجمہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی اس کے چند تراجم ہو چکے تھے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل تین مختلف ترجمے ہمارے علم میں ہیں۔

۱۔ اس ترجمے کا ایک قلمی نسخہ برٹش میوزیم لائبریری لندن میں ذیل شمارہ OR ۳۲۰۷ موجود ہے۔ الحاقی خط سے اس کی تاریخ کتابت ربیع الاوّل ۸۶۷ھ لکھی گئی ہے۔

برٹش میوزیم لائبریری کے فاضل فہرست نگار چارلس ریو نے اس بابت کوئی وضاحت نہیں کی کہ یہ مجموعہ حکایات عربی سے ترجمہ شدہ ہے۔ وہ اس ترجمے کے مصنف (ہمارے خیال کے مطابق عربی متن کے مصنف) کو پانچویں صدی ہجری کا ایک سُنی العقیدہ شخص بتاتے ہیں۔ کیونکہ اس مجموعے میں جن بزرگانِ اسلام کی حکایات درج ہوئی ہیں ان میں سے متاخر ترین شخص ابوسعید خرگوشی (م ۴۰۷ھ) ہے۔ ریو نے اس ترجمے کی جو ابتدائی عبارت اور فہرستِ ابواب نقل کی ہے، اس میں "ر" کو منقوط "ز" میں لکھا گیا ہے، جو البتہ متن (ترجمہ) کی قدامت کی ایک دلیل ہے۔

یہ ترجمہ بھی بیس ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں دس حکایات درج ہیں۔

ابتدا:۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ ثنا و ستایش مر خدایرا کہ آفرینندگار جہانست و آفرینندگار ہمہ جانوران است۔

فہرست ابواب:۔ ۱۔ اندر خوردن حلال و نگاہ داشتن قوت خویش۔ ۲۔ در ریاضت و نفس را قہر کردن۔ ۳۔ اندر رنج بردن و جہد کردن بر طاعتِ حق تعالی۔ ۴۔ اندر ترسیدن از خدای تعالی۔ ۵۔ اندر نگاہ داشتن زبان۔ ۶۔ اندر حکایات تایبان و سبب توبۂ ایشان۔ ۷۔ اندر کرامات اولیائی خدای تعالی۔ ۸۔ اندر دعا کہ کردند و در وقت مستجاب شد۔ ۹۔ اندر صدق اولیا و خبر دادن بر یک دیگر۔ ۱۰۔ اندر توکل بر خدای تعالی در ہمہ حال۔ ۱۱۔ سخا۔ ۱۲۔ ورع امرا۔ ۱۳۔ زہد النسا۔ ۱۴۔ کرامات صبیان۔ ۱۵۔ کرامات اکابر۔ ۱۶۔ کراماتِ فقرا۔ ۱۷۔ اعانۃ خدای تعالی بر متحیران را۔ ۱۸۔ اوقات اولیا و کرامات ایشان۔ ۱۹۔ خوابہا کہ دیدہ اند

بزرگان را از پس مرگ۔ ۲۰۔ حکایات پراکندہ از ہر نوع[۵۳۷]

۲۔ دوسرے ترجمے کا مترجم بھی معلوم نہیں، البتہ تاریخ ترجمہ ۱۰۶۰ھ ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہ ترجمہ بھی "خصایل ابرار" کی طرح عربی سے ناواقف لوگوں کی درخواست پر کیا گیا، جیسا کہ اس کی مندرجہ ذیل ابتدائی عبارت سے ظاہر ہے:

" سپاس بے قیاس مر حضرت صمدیت را کہ عشاق خود را بہ محبت ذاتیہ بر تمام مخلوقات برگزیدہ، اما بعد التماس نمود جماعت مشتاقان کہ از اکتساب زبان عربی بے مایہ بودند۔"

اس منثور ترجمے کے ابواب کی تعداد بھی بیس ہے اور موضوعات بھی وہی ہیں۔ اس کا قلمی نسخہ بخط نستعلیق، بقلم غلام محی الدین بن شیخ عبداللہ مفتی، کتب خانہ ضیاء العلوم، موضع سرمہ دانی، تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں موجود ہے[۵۳۸]

۳۔ تیسرا ترجمہ شیخ عثمان بن عمر الکہف کا ہے جو بیس ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب میں دس حکایات مندرج ہیں[۵۳۹]

---

۵۳۷ CHARLES RIEU : SUPPLEMENT TO THE CATALOUGE OF THE PERSIAN MANUSCRIPTS IN THE BRITISH MUSEUM, 1895, A.D. PAGE: 218

۵۳۸ فہرست جامع مخطوطات فارسی در پاکستان (زیر تالیف و ترتیب) از احمد منزوی، مسودہ مخزونہ کتب خانہ گنج بخش، راولپنڈی۔

۵۳۹ حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبداللہ: کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون، طبع استنبول، ۱۹۷۱ء، جلد ۲، ص ۷۲۴۔